

1. فوجی کٹنگ بال کیا "قزع" کی تعریف میں آتے ہے یا نہیں؟

کیا قزع میں صرف یہ صورت داخل ہے کہ سر کے بعض حصے پر بال حلق کئے جائیں اور بعض حصے پر چھوڑ دیئے جائیں؟
یا

یہ صورت بھی اس میں داخل ہے کہ سر کے بعض حصے کے بال کم کر دیئے جائیں (بجائے حلق کے) اور بعض حصے کے بال زیادہ کئے جائیں؟

2. اگر کوئی شخص بال اسطرح بنوائے (سر کے بعض حصے کے بال کم ہو اور بعض کے زیادہ پر حلق نہ ہو) اور وہ کسی اداکار، کھلاڑی یا گلوکار (فاسق یا غیر مسلم) وغیرہ کی طرز کے ہوں تو ایسے بال بنوانے کا کیا حکم ہے؟

الف - اگر اس شخص نے بالقصد اس فنکار وغیرہ سے متاثر ہو کر یا پسندیدگی کی وجہ سے اس کے جیسے بال بنوائے ہوں تو کیا حکم ہے؟



ب۔ اگر اس فنکار / اداکار وغیرہ کے بال لوگوں میں بہت مشہور ہو اور اس شخص نے عام فیشن کی وجہ سے ایسے بال بنوائے ہوں تو کیا حکم ہے؟

3. اگر کوئی شخص اپنے بال مختلف رنگ کے ڈائی (Dye) کر دے یا کوئی بہت تیز یا شوخ رنگ کا ڈائی کر دے تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

کیا یہ شہزہ کی تعریف میں داخل ہے؟

کیا اس شخص کا شہرت یا تفاخر / ریا کا قصد کرنا بھی ضروری ہے، اسی وعید کے مستحق ہونے کے لئے؟
یا
اگر اس نے ایسے بال بنا لئے پر اسکا مقصد صرف یہ تھا کہ میں ذرا منفرد یا مختلف نظر آؤں؟

(1) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، - قَالَ فِي حَدِيثِ شَرِيكَ: يَرْفَعُهُ - قَالَ: «مَنْ لَيْسَ تَوْبَ شُهْرَةَ أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَوْبًا مِثْلَهُ»
زَادَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ «ثُمَّ تَلْهَبُ فِيهِ النَّارُ»



سنن أبي داود، رقم 4029

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب حامدًا ومصليًا

(۱)۔۔۔ سر کے بعض حصوں کے بال بالکل منڈوانا اور بعض حصوں پر چھوڑنے کو قزع کہتے ہیں، یہ حدیث کی رو سے ممنوع ہے اس سے بچنا ضروری ہے، تاہم سر کے بال اگر کسی جگہ سے چھوٹے اور کسی جگہ سے کچھ بڑے ہوں تو یہ قزع نہیں، اسی طرح معروف فوجی کٹنگ بال میں بھی چونکہ سر کے کسی حصے کا حلق نہیں ہوتا، اس لئے یہ قزع کی تعریف میں داخل نہیں۔

مصنف عبد الرزاق - (۱۰ / ۴۲۱)

عن بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه و سلم رأى غلاما قد حلق بعض رأسه وترك بعضه فنهاهم عن ذلك وقال احلقوا كله أو ذروا كله

وفي حاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (۶ / ۴۰۷)

قال ط: ويكره القزع وهو أن يحلق البعض ويترك البعض قطعاً مقدار

ثلاثة أصابع

(۲)۔۔۔ آج کل بالوں کے جو مختلف انداز (Hair styles) رائج ہیں ان کے بارے میں اصولی حکم یہ ہے کہ ایسے بال بنوانا اور رکھنا جو کفار یا فساق و فجار کا شعار ہو یا جس میں عورتوں، غیر مسلموں یا فاسقوں کے ساتھ تشبہ ہو مکروہ ہے، اور اگر کفار یا فساق و فجار کا شعار نہ ہو اور تشبہ یا مشابہت بھی مقصود نہ ہو تو اسکی گنجائش ہے۔ نیز شرعاً بال چھوٹے کروانے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے، البتہ چاروں طرف سے بال برابر رکھنا عام طور سے علماء اور صلحاء کا طریقہ رہا ہے اس لئے اگر بال چھوٹے کروانے ہوں تو چاروں طرف سے برابر کروانے چاہئے (تسبیب بتصرف)

مشكاة المصابيح - (۲ / ۱۲۴۶)

وعنه [ابن عمر رضی اللہ عنہ] قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

«من تشبه بقوم فهو منهم». رواه أحمد وأبو داود

سبل السلام - (۴ / ۱۷۵)

وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من تشبه بقوم فهو منهم" أخرجه أبو داود وصححه ابن حبان الحديث فيه ضعيف وله شواهد عند جماعة من أئمة الحديث عن جماعة من الصحابة تخرجه عن الضعف ومن شواهد ما أخرجه أبو يعلى مرفوعاً من حديث ابن مسعود "من رضي عمل قوم كان منهم" والحديث دال على أن من تشبه بالفساق كان منهم أو بالكفار أو المبتدعة في أي شيء مما يختصون به من ملبوس أو مركوب أو هيئة قالوا فإذا تشبه بالكفار في



زي واعتقد أن يكون بذلك مثله ككفر فإن لم يعتقد ففيه خلاف بين
الفقهاء منهم من قال يكفر وهو ظاهر الحديث ومنهم من قال لا يكفر
ولكن يؤدب

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح - (۷ / ۲۷۸۲)

(من تشبه بقوم) : أي من شبه نفسه بالكفار مثلا في اللباس وغيره، أو
بالفساق أو الفجار أو بأهل التصوف والصلحاء الأبرار. (فهو منهم) :
أي في الإثم والخير.

(۳)۔۔۔ واضح رہے کہ سیاہ رنگ کے خضاب کے سوا دوسرے رنگوں کا خضاب لگانا بالاتفاق جائز
ہے، اور خالص سیاہ خضاب کے استعمال کے بارے میں کچھ تفصیل ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سیاہ خضاب کوئی
مجاہد بوقت جہاد لگائے تاکہ دشمن پر رعب ظاہر ہو، تو یہ بالا جماع جائز ہے اور اگر کوئی بوڑھا شخص اپنے آپ
کو جوان ظاہر کرنے کیلئے سیاہ خضاب استعمال کرے تو یہ بالاتفاق ناجائز ہے کیونکہ یہ صورت دھوکہ کی ہے،
تیسری صورت یہ ہے کہ کسی کو دھوکہ دینا مقصود نہ ہو بلکہ بیوی یا شوہر کے لئے سیاہ خضاب کیا جائے تو اس کی
کچھ علماء نے اجازت دی ہے مگر جمہور علماء نے اس کو بھی مکروہ لکھا ہے، البتہ اگر کسی جوان آدمی کے بال سفید
ہو گئے ہوں تو اسکے لئے گنجائش ہے کیونکہ جوانی میں بالوں کا سفید ہونا عیب ہے اور ازالہ عیب کیلئے سیاہ
خضاب استعمال کرنے کی گنجائش ہے، اور جوانی کا معیار یہ ہے کہ جس میں عام طور پر بال سفید نہیں ہوتے۔
(تبویب: ۲۷۸-۲۷۹)

اصول یہ ہے کہ جو شخص کوئی کام ریا، شہرت، تکبر یا تفاخر کی نیت سے کرے یعنی اس لئے کوئی کام
کرے تاکہ لوگوں میں اس کام کی وجہ سے اس کی چرچا ہو اور لوگ اس کی تعریف کریں اور اس کو بڑا سمجھے تو
وہ شخص سوال میں ذکر کردہ حدیث کی وعید میں داخل ہے، اور اگر ریا، شہرت یا تفاخر کی نیت نہ ہو تو وہ اس
حدیث کی وعید میں داخل نہیں۔

الدر المختار: (۶ / ۴۲۲)

يستحب للرجل خضاب شعره ولحيته ولو في غير حرب في الأصح،
والأصح أنه - عليه الصلاة والسلام - لم يفعل، وبكره بالسواد، وقيل
لا مجمع الفتاوى والكل من منح المصنف.

و في حاشيته: (۶ / ۴۲۲)

(قوله خضاب شعره ولحيته) -----: أن أبا بكر - رضي الله عنه -
خضب بالحناء والكم مدني (قوله وبكره بالسواد) أي لغير الحرب.



قال في الذخيرة: أما الخضاب بالسواد للغزو، ليكون أهيب في عين العدو فهو محمود بالاتفاق وإن ليزين نفسه للنساء فمكروه، وعليه عامة المشايخ، وبعضهم جوزة بلا كراهة روي عن أبي يوسف أنه قال: كما يعجبني أن تتزين لي يعجبها أن أتزين لها

تكملة فتح الملهم بشرح صحيح مسلم ٤: ١٥٠

إن الخضاب يختلف حكمه باختلاف الأغراض على الشكل التالي:
الأول: أن يكون الخضاب بالسواد للغزاة ليكون أهيب في عين العدو، وهذا جائز بالاتفاق.

الثاني: أن يفعله الرجل للغش والخداع وليرى شاباً، وليس بشاب، فهذا ممنوع بالاتفاق.

الثالث: أن يفعله للزينة وهذا فيه اختلاف فأكثر العلماء على كراهته تحريماً.

شرح سنن ابن ماجه - (١ / ٢٥٧)

٣٦٠٦ - من لبس ثوب شهرة الخ أراد ما لا يحل لبسه أو ما يقصد به التفاخر والتكبر أو يتخذه المتزهّد ليشهر نفسه بالزهد أو ما يلبسه المتفقهة من لبس الفقهاء والحال أنه من السفهاء وما يشعر به المتعبد من علامة السيادة كالثوب الأخضر أو ما يتخذه الساخر ليحمله ضحكة أو ما يرائ به كناية بالثوب عن العمل والثاني أظهر لترتب الباس وقوله ثوب مذلة جزاء وفاق فإن المعالجة بالصد إنجاح ٩ قوله

فيض القدير - (٦ / ٢٨٣)

وقال القاضي: المراد بثوب الشهرة ما لا يحل لبسه وإلا لما رتب الوعيد عليه أو ما يقصد بلبسه التفاخر والتكبر على الفقراء والإدلال والته عليه وكسر قلوبهم أو ما يتخذه الساخر ليحمله ضحكة بين الناس أو ما يرائي به من الأعمال فكنى بالثوب عن العمل وهو شائع والأظهر الأول لملاءمته لقوله ألبسه الله ثوب مذلة.



عون المعبود - (١١ / ٥١)

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم من لبس ثوب شهرة ألبسه الله يوم القيامة ثوب مذلة (من لبس ثوب شهرة) قال بن الأثير الشهرة ظهور الشيء والمراد أن ثوبه يشتهر بين الناس لمخالفة

لونه لألوان ثيابهم فيرفع الناس إليه أبصارهم ويختال عليهم بالعجب والتكبر كذا في النيل (ثوبا مثله) أي في شهرته بين الناس قال بن رسلان لأنه لبس الشهرة في الدنيا ليعز به ويفتخر على غيره ويلبسه الله يوم القيامة ثوبا يشتهر مدلته واحتقاره بينهم عقوبة له والعقوبة من جنس العمل انتهى (زاد) أي محمد بن عيسى في روايته (ثم تلهب) أي تشتعل (فيه) أي في الثوب الذي ألبسه الله يوم القيامة [٤٠٣٠] (قال ثوب مذلة) أي ألبسه الله يوم القيامة ثوب مذلة والمراد به ثوب يوجب ذلته يوم القيامة كما لبس في الدنيا ثوبا يتعزز به على الناس ويرفع به عليهم والحديث يدل على تحريم لبس ثوب الشهرة وليس هذا الحديث مختصا بنفيس الثياب بل قد يحصل ذلك لمن يلبس ثوبا يخالف ملبوس الناس من الفقراء ليراه الناس فيتعجبوا من لباسه ويعتقدوه قاله بن رسلان..... واللَّهُ سبحانه وتعالى أعلم

فرهاد خان

فرهاد خان سواتي

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

١/ ذی الحجۃ / ۱۴۳۹ھ

۱۳/ اگست / 2018ء

الجواب صحیح

مہر طاہرہ منیرا

۱۲/ ۱۲/ ۲۰۱۸ء

الکبریٰ صحیح
الکبریٰ صحیح

۱۲/ ۱۲/ ۲۰۱۸ء



الجواب صحیح

مہر طاہرہ منیرا

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱/ ذی الحجۃ / ۱۴۳۹ھ

۱۳/ اگست / 2018ء

